سوال

ال کا علم (18)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ایسا ہے.جس کا تعلق دین اسلام سے ہے جب کہ وہ قرآن مجیداوراس کا ترجمہ وتشریح اورکتب احادیث مثلاصحاح ستہ وغیرہ اوردینی لٹریچر کااچھی طرح مطالعہ کرتا ہے لیکن وہ شخص عربی گرامر یعنی صرف ونحواوراسماء الرجال کے فن سے پوری طرح واقف نہیں ہے اوروہ دعوت وتبلیغ کا شوق رکھتا

متعمدافلیتبوامقعدہ من النار.))(صحیح بخاری ومسلم)

کیایہ درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سئولہ میں ایسا شخص دعوت تبلیغ کرسکتا ہے کیونکہ دعوت وتبلیغ کے لیے اسماء الرجال کے فن سے واقف ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ دعوت تبلیغ کے لیے قرآن حکیم اوراحادیث مبارکہ میں اس طرح کی کوئی حدبندی وارد نہیں ہوئی بلکہ تھوڑابہت علم رکھنے والا بھی اسلام کی تبلیغ کرسکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے

كُنتُم خَيرَ أُمَّةٍ أُخرِجَت لِلنّاسِ تَأمُرونَ بِ لمَعروفِ وَتَنهَونَ عَنِ لمُنكَرِ وَتُؤمِنونَ بِ للَّهِ وَلَو ءامَنَ أَهلُ لكِتـٰبِ لَكانَ خَيرًا لَهُم مِنهُمُ لمُؤمِنونَ وَأَكثَرُهُمُ لفـٰسِقونَ (آل عمران:۱۱۰)

ترین ہوتم لوگوں کے لیے پیداکی گئی ہوتم بھلائی کا حکم دیتے ہواوربرائی روکتے ہواوراللہ پرایمان رکھتے ہواوراگرتمام اہل کتاب بھی ایمان لے آتے ان کے حق میں توبہتر تھا۔ان میں سے تھوڑے ہیں جوایمان لائے ورنہ اکثرنافرمان ہیں۔''

ت کریمہ میں اللہ تعالی نے امت محمدیہ سے خطاب فرمایاہے کہ تمہیں بہترین امت بناکرپیداکیا ہے کہ تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہوبرائی سے روکتے ہواس آیت میں امت مرحومہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے صرف اس وجہ سے کہ اس امت میں دعوت وتبلیغ کا کام موجود ہے۔(اچھے کاموں کی تلقین کرنااوربر۔

عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بلغوا عنی ولو آیة (صحیح البخاری، رقم الحدیث): ۳٤٦۱.

ر بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے جوسنواسے آگے پہنچاواگرچہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو، یعنی رسول اللہ ﷺ سے.جس نے بھی جورسول اللہ ﷺ سے سناوہ دوسروں تک پہنچائے۔''

ایک اورحدیث میں اس طرح کا حکم ارشادہوا ہے:

...: ٤٤٠٦

ۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ہر عام وخاص سے خطاب کرتے ہوئے ارشادفرمایااے لوگو!میری اس نصیحت کوجولوگ حاضر ہیں غیر حاضر تک پہنچائیں اسلام کے پھیل جانے کاایک سبب یہ بھی تھاکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عرصہ قلیل میں تمام دنیا تک پہنچ کربے مثال ترقی کی.جس کااصل سبب یہ

سنتا تھاکہ اس کو بعینہ دوسروں تک بغیر کسی تاخیر کے پہنچادیتا تھا۔

آج کل کے مسلمانوں کی تنزلی (پستی) کاسبب بھی یہی ہے کہ جوانہوں نے اپنافریضہ تبلیغ ترک کردیا ہے برعکس اس کے جوتھوڑی بہت تبلیغ کرتا ہے تواس شخص سے مذاق کی جاتی ہے رب کریم ہمیشہ ہم مسلمانوں کی ہدایت فرمائے اورہماری خطاون اورلغزشوں کومعاف فرمائے۔آمین!

ر میں ایک اورآیت بھی پیش کی جاتی ہے.جس میں تبلیغ کا حکم وارد ہے:

وَلتَكُن مِنكُم أُمَّةٌ يَدعونَ إِلَى الخَيرِ وَيَأمُرونَ بِالمَعروفِ وَيَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ وَأُولـٰئِكَ هُمُ المُفلِحونَ (آل عمران:۱۰۴)

ں بھی ایسی جماعت ہونی چاہیئے جولوگوں کواسلام کی طرف بلاتی رہے اورنیکی کا حکم دیتی رہے برائیوں سے روکتی رہے اوریہی کامیاب لوگ ہیں۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

ر116

محدث فتویٰ